روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۷۳ | منگل - ۲ رجب - ۱۴۱۵ھ ' ۶ - فتح ۱۳۷۳ھش ' ۶ - دسمبر ۱۹۹۴ء

جو لوگ عفو نہیں کرتے وہ عفو کے سلوک کے حقدار نہیں رہتے

جو لوگ عفو نہیں کرتے وہ عفو کے سلوک کے حقدار نہیں رہتے۔ جو لوگ ستاری نہیں کرتے وہ خدا تعالیٰ کی صفت ستاری کے حقدار نہیں رہتے۔ ساری دنیا میں ان دو گندی صفات نے دو طرح سے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اور آفت ڈھائی ہوئی ہے۔ ایک تو یہ بیماریاں براہ راست معاشرہ کو قسم قسم کے دکھوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسے پیدا ہی نہ کرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ سچی توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات پاتا ہے۔ یہ اولیاء۔ قطب۔ غوث کے مراتب اسی واسطے لوگوں کو ملے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا۔ اس واسطے ہرگز نہیں ہے کہ وہ منطق، فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ میں ماہر تھے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ ان بندوں میں داخل ہو جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۲۲۰-۲۱۹)

اپنے بزرگ آباء واجداد کے ذکر کو زندہ کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

"گزشتہ چند سالوں میں میں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء واجداد میں (...) یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی مجھ سے جو خاندان ملنے آتے ہیں ان کے بچوں سے جب میں پیار کی باتیں کرتا ہوں تو بسا اوقات یہ بھی پوچھا کرتا ہوں کہ تمہارے دادا کا نام کیا ہے تمہارے نانا کا نام کیا ہے پس وہ ابو امی یا ممی ڈیڈی تک ہی رہتے ہیں اور آگے نہیں چلتے۔ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ ماں باپ بھی سنتے ہیں تو ان کے چہروں پر ہوائیاں نہیں اڑتیں بلکہ ہنس پڑتے ہیں کہ دیکھو کہ جی اس کو تو اپنے نانا کا نام نہیں پتہ اپنے دادا کا نام نہیں پتہ۔ یہ کوئی لطیفہ تو نہیں یہ تو المیہ ہے یہ تو بہت ہی دردناک بات ہے۔ ان کو تو یہ بات دیکھ کر لرز جانا چاہئے تھا۔ کہ جن کے ذکر کو زندہ رکھنا حقیقت میں ضروری ہے جو آئندہ ان کے اخلاق کی حفاظت کرے گا ان کے ذکر سے تو یہ لوگ غافل ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے آباء واجداد کون تھے۔ کیا ہوئے۔ انہوں نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں؟ پس پہلے کذکرکم آباءکم کے مضمون سے بات شروع کریں اور ان لوگوں کے ذکر کو اپنی اپنی مجالس میں زندہ کریں پھر جیسا کہ (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے کہ یہ ذکر لازماً ذکر الٰہی میں تبدیل ہو گا کیونکہ ان کے ذکر کی تو جان ہی اللہ کے تعلق میں ہے یہ وہ پاک نسلیں ہیں جو خدا کی ہو چکی تھیں۔ ان کا خدا کے سوا کوئی تشخص دکھائی نہیں دیتا۔ اب اگر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی بات کریں تو ان کے آباء واجداد خاندان۔ قومیت کا کسی قسم کا کوئی تصور ہرگز ذہن میں نہیں آتا ایک ایسا پاک آسمانی شہزادہ دکھائی دیتا ہے جو کلیتہ "خدا کا ہو چکا تھا اور اس نے اپنے خون کے ایک ایک قطرہ سے اپنی وفا ثابت کی۔ اس کو ذکرکم آباءکم کہتے ہیں یعنی مذہبی اصطلاح میں آباء کا ذکر کرنا اور یہ ذکر تو خدا پر ختم ہوتا ہے اور خدا کے علاوہ اس ذکر کی حقیقت کوئی نہیں رہتی۔ ذکر بنتا ہی نہیں۔ ان بزرگوں کا ذکر کر کے ناممکن ہے کہ خدا یاد نہ آئے پس ان معنوں آپ اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔

(از خطبہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۳ء)

اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا اور تائیدیں کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ خاکسار کے برادر نسبتی محمد رشید صاحب کی اہلیہ نسیم رشید صاحبہ کا ۴-دسمبر ۹۴ء کو پتے کا آپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نسیم سیفی

تقریب نکاح و شادی

○ مکرم شفیق احمد لطیف صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر دفتر الفضل ربوہ کی ہمشیرہ مکرمہ نصیرہ فرحت صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب (برادر مکرم ناصر احمد شاد ڈرائیور مجلس انصار اللہ پاکستان) مورخہ ۶-نومبر ۱۹۹۴ء کو محترم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ نے دارالعلوم غربی میں بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپے پڑھا۔ اور دعا کرائی۔ جس کے بعد رخصتانہ کے وقت محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ ۷-نومبر کو دفتر انصار اللہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ جہاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسیران راہ مولا کیلئے درخواست دعا

○ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا جن میں راجن پور میانوالی اور کوئٹہ کے اسیران خاص طور پر قابل ذکر ہیں کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان اسیران کو جلد رہائی عطا فرمائے۔ ان کو حوصلہ اور استقامت عطا فرمائے۔ اور ان کا اور ان کے لواحقین کا حامی و ناصر ہو۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۶-فتح - ۱۳۷۳ ہش ۶ - دسمبر ۱۹۹۴ء

ایک صحافی کا قتل

گذشتہ دنوں کراچی میں نامعلوم افراد نے ہفتہ وار "تکبیر" کے ایڈیٹر محمد صلاح الدین کو ان کے دفتر سے باہر نکلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور وہ تھوڑی ہی دیر میں جاں بحق ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ گولیاں مارنے والوں نے پہلے ایک طرف سے گولیاں ماریں اور پھر گاڑی کے آگے سے ہو کر دوسری طرف جا کر ان کی کنپٹی پر ایک گولی ماری اور فرار ہو گئے۔ اب یہ حملہ کرنے والے بھی مل سکیں گے یا نہیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ پہلے کتنے ہی قتل ہو چکے ہیں۔ اور قاتلوں کا سراغ نہیں لگایا جا سکا اور اگر کہیں اور کبھی سراغ لگانے میں کامیابی کا امکان نظر بھی آیا ہے تو پوچھ گچھ کے مسئلے نے اتنا لمبا عرصہ ایسے معاملات کو کھٹائی میں ڈالے رکھا کہ کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

محمد صلاح الدین ایک منجھے ہوئے صحافی تھے۔ ہمیں ان کے گروہی رابطوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ کس جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ کن خیالات کے حامل تھے۔ یہ باتیں اس وقت کرنے والی نہیں ہیں اس وقت تو یہ واقعہ پیش نظر ہے کہ انتہائی باوقار صحافی کو جو اپنے خیالات کے اظہار میں خاصا نڈر تھا اور جس کا کئی ہفتوں سے موضوع یہ تھا کہ ہم لوگ مہلت میں سے گذر رہے ہیں۔ اخلاق ہمارے بگڑ چکے ہیں اور انسانیت کی اقدار ہم کھو چکے ہیں۔ اور وہ چاہتے تھے کہ ان حالات کو درست کیا جائے۔ ہم نے ایک دو بار الفضل میں ان کی تحریروں کے ایسے ہی اقتباسات بھی شائع کئے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ فوج کے آنے اور فوج کے چلے جانے سے غالباً اس لئے کچھ بھی اثر نہیں ہو گا کہ بظاہر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام ہاتھ کرتے ہیں۔ ہاتھوں کو ہم پکڑ لیتے ہیں اور ایسا کام کرنے والے کو اچھی خاصی بدنی سزا دے دیتے ہیں۔ لیکن یہ کام دراصل ہاتھ نہیں دل کرتے ہیں۔ دل بدلنے کی ضرورت ہے جب تک ساری قوم کے دل نہ بدلے جائیں۔ آپس میں بھائی چارہ اور محبت کے جذبات پیدا نہ کئے جائیں اس وقت تک ہاتھ ناکردنی باتوں کی طرف اٹھتے رہیں گے اور چوری لوٹ مار ڈاکہ اور قتل جیسی وارداتیں ہوتی رہیں گی۔ قانون اور قانون کے ڈر نے آج تک جرم کو کبھی ختم نہیں کیا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں قانون زیادہ ہوا اور زیادہ سخت گیر ہو وہاں جرم زمین کے نیچے چلا جاتا ہے اور باقاعدگی کے ساتھ بغیر کسی کو پتہ چلنے کے جرم ہوتا رہتا ہے۔

حضرت امام جماعت الرابع نے گذشتہ کئی خطبوں میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہمیں دنیا کے دل بدلنے ہیں۔ انکسار اور عجز دکھا کر اور بدلے ہوئے دلوں کا نمونہ پیش کر کے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں اور ہمیں یقین ہے کہ ہم خدا کے فضل سے ایسا کر سکیں گے تو دنیا کی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ اور اگر پوری طرح ختم نہ بھی ہوں تو کم از کم اس کیفیت میں بدل سکتی ہیں جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ برائیاں موجود نہیں ہیں۔ ہمیں دلوں کو بدلنا ہے ہمیں ایک دوسرے کے خیالات کے اظہار پر پابندی لگانے کی بجائے اسے برداشت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے کے خیالات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ایک دوسرے کے اختلاف کو وجہ نزاع بنا کر دور دور تک جا سکتے ہیں تو انسان میں انسانیت کے موجود ہونے پر شبہ گذرتا ہے۔ یہ انسانیت کا فقدان ہے کہ ہم دوسروں کے خیالات کو برداشت نہ کر سکیں۔ دوسروں سے اختلاف کرتے ہوئے انہیں ملیا میٹ کر دینا چاہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے خیال کا اظہار کرتے رہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو ان کے اپنے خیال کے اظہار کی اجازت دیں۔ کرتے ہم لوگ یہ ہیں کہ ہم تو جو چاہیں کہیں اور جسے جو چاہیں کہیں لیکن دوسرا شخص ایسا کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ اور اگر ایسا کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو محمد صلاح الدین مدیر ہفت روزہ "تکبیر" کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یا ان جیسے دیگر لوگوں کے ساتھ بعض اوقات کیا جاتا ہے۔ پس ہم اپنے قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ایسے بہیمانہ کاموں کی مذمت کرتے ہوئے اس بات کی کوشش جاری رکھیں کہ ہم نے دل بدلنے ہیں۔ اگر دل بدل گئے تو یہ بہیمانہ باتیں از خود اپنی موت مر جائیں گی اور اگر دل نہ بدلے اور کسی نے سزاؤں پر دارومدار رکھتے ہوئے یہ سمجھا کہ ہم نے چند لوگوں کو سزائیں دے دی ہیں اور اب یہ جرم واقع نہیں ہو گا تو یقیناً یہ بہت بڑی غلط فہمی ہو گی۔ آیئے ہم نیکی کے لئے دنیا کے دل بدلیں۔

آرام کی ہو یا کلفت کی تاریخ ہمارا ورثہ ہے
آغازِ سفر ہے یہ اپنا یہ رستے کا انجام نہیں
ہر گام سُبک رفتاری میں کچھ اور اضافہ ہوتا ہے
ہر غم ہے مسرّت کا چشمہ اور اس میں کوئی ابہام نہیں

ابوالاقبال

زمانہ کچھ بھی سہی تُو زمانہ ساز نہ بن
خدا کے واسطے محمود بن ایاز نہ بن

مری نظر، مرے ماحول کے مکینِ حسین
کھلی کھلی سی حقیقت ہے تُو تو راز نہ بن

ترے خیال سے وابستگی ہے روحوں کو
جو ہو سکے تو سحر بن، شبِ دراز نہ بن

رگوں کے خوں کو لہکتا ہوا سا گیت بنا
کسی کی لے نہ اٹھا اور کسی کا ساز نہ بن

ہر اک محاذ پہ دیدہ وری کا رنگ دکھا
خود اپنے فکر و نظر کے لئے محاذ نہ بن

حقیقتوں کا مقدّر ہے وسعتِ کونین
حدودِ ذہن میں آکر فقط مجاز نہ بن

نگوں رہیں تو سروں پر ہیں رفعتیں قرباں
نسیم خود کو سمجھ اور سرفراز نہ بن

نسیم سیفی

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے

شعبہ امداد طلباء کے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پس جہاں یہ کیفیت ہو وہاں کوئی فرح فخور بیوقوف ہی ہو گا جو اپنی نیکی کے حوالے دے دے کر خدا سے مانگنے کا عادی بنے۔ کہاں سے اتنی نیکیاں لائے گا جب کہ بدیوں کا پلہ اتنا بھاری ہے اور کہاں سے ایسی نیکیاں لائے گا جن کی جزاء خدا نے نہیں دی۔ کیونکہ خدا کا تو سارا زندگی کا تعلق ان باتوں کی جزاء دکھائی دیتا ہے جو ہم نے کبھی کی نہیں۔ یک طرفہ رحم کا سلوک ہے۔ یک طرفہ احسان کا سلوک ہے۔ اور لامتناہی ہے۔ ہر ہر سانس خدا کے احسان کا ممنون ہے تو ایسی کیفیت میں حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ آدمی کلیتہً ہتھیار ڈال دے۔ خالی ہاتھ اور نہتا ہو جائے اور خدا کے حضور عجز اور انکسار سے دعائیں مانگے۔

پس یہ وہ مفہوم تھا جو میں کھولنا چاہتا تھا۔ یہ مراد نہیں (اللہ تعالیٰ کی پناہ) کہ حدیث نبویؐ کے کسی مضمون کے کوئی مخالف بات سمجھا رہا تھا بلکہ حدیث نبویؐ کے مضمون کے عین مطابق بات سمجھا رہا تھا اور یہی میں اب بھی سمجھاتا ہوں کہ جب دعائیں کریں تو اس کا آغاز حمد سے ہونا چاہئے اور حمد وہ جو آپ کے دامن کو بالکل خالی کر دے۔ جو کچھ ہے وہ خدا کے حضور پیش کر دیں۔ لیکن دنیا کے کاروبار میں ہمیں بالعموم اس کے برعکس دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض انسان غفلت میں، بلکہ میں سمجھتا ہوں، بہت بڑی تعداد ہے جو خدا کی تعریف بھی کر رہے ہوتے ہیں تو ایسے برتن میں ڈالتے ہیں گویا چھلنی ہے۔ نیچے ان کا اپنا برتن ہوتا ہے۔ خدا کی تعریف چھلنی میں سے نکل نکل کر ان کے برتن کو بھرتی رہتی ہے اور خدا کی جو چھلنی ہے وہ خالی رہتی ہے۔ اس کے برعکس خدا کے بعض (ایماندار) بندے ایسے ہیں جن کی تعریف کی جائے تو یوں لگتا ہے کہ وہ تعریف چھلنی پر گری ہے اور اس کے نیچے خدا کی حمد کا برتن پڑا ہے۔ جو تعریف ان کی ہو خواہ ان کا اپنا نفس کسی وقت کرے یا غیر اس کی تعریف کرے وہ ان کے دل کی چھلنی سے نکل کر خدا کے دائمی برتن کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے۔ یہ تعریف کا وہ تعلق ہے جسے سمجھنا چاہئے۔ اگر ایک انسان صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کر چکا ہو۔ (عرفان تو کوئی انسان صحیح معنوں میں مکمل طور پر کر ہی نہیں سکتا) میری مراد یہ ہے کہ عرفان کے حصول کا نکتہ سمجھ جائے تو وہ ہمیشہ محسوس کرے گا کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے یا جب کوئی اس کی تعریف کرے تو وہ آخری مقام نہیں ہے بلکہ اس سے پرے ایک مقام ہے اور جو بھی تعریف کا مستحق نظر آتا ہے اس کے پیچھے ایک سمندر ہے جس کا وہ ایک معمولی حصہ ہے۔ ویسا ہی ہے جیسا کہ غالب نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے۔

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کُل
کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

کہ اگر تمہیں قطرے میں سمندر دکھائی نہیں دیتا یعنی کسی قابل تعریف بات میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قابل حمد ذات دکھائی نہیں دے رہی اور یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ قطرہ خدا کے سمندر کا ایک حصہ ہے تو یہ پھر دیدۂ بینا نہیں ہے۔ یہ تو بچوں کا ایک کھیل ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ غالب نے انہی معنوں میں یہ شعر کہا ہو گا لیکن مجھے تو صرف انہیں معنوں میں یہ شعر اچھا لگتا ہے اور انہی معنوں میں تعریف کے لائق بھی ہے کیونکہ یہ شعر خدا کی تعریف سے منسلک ہو جاتا ہے۔ پس یہ وہ معنی ہیں جس کو ملحوظ رکھتے ہوئے حمد کرنی چاہئے اور خوبصورت چیزوں پر نگاہ کرنی چاہئے اور خوبصورت چیزوں سے محبت کرنی چاہئے یعنی وہ محبت ان تک ٹھہر نہ جائے بلکہ ان کی وجود سے پار نکل جائے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ کی نظم ہے۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

کہ دیکھو عالم میں کیسا خوبصورت نور پھیلا پڑا ہے۔ جیسے چاندنی راتوں میں ہمیں مشرق میں تجربہ ہے' ویسی چاندنی راتیں مغرب میں نہیں دیکھی جاتیں۔ وہ منظر ہی اور ہوتا ہے۔ جو مشرق میں چاند ابھرتا ہے یا کسی ٹھنڈے دن خوبصورت دھوپ مغرب میں نکلتی ہے تو اس وقت دن کی روشنی کا جو لطف آتا ہے وہ مشرق میں کم دکھائی دیتا ہے۔ کسی کو خدا نے راتیں خوبصورت دی ہیں۔ کسی کو دن خوبصورت دے دیئے ہیں۔ اگر نظر وہیں ٹھہر جائے اور ایک روزمرہ کے انگریز کی طرح آپ یہ کہیں کہ What a beautiful morning اور وہیں بات کھڑی ہو جائے تو یہ غفلت ہے لیکن اگر آپ اس دل سے پیچھے جائیں اور حضرت بانی سلسلہ کی آنکھ سے اس نور کا لطف اٹھا رہے ہوں تو بے اختیار دل سے یہی کلام جاری ہو گا۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا

تمام نوروں کا جو سرچشمہ ہے اس کے نور کا ایک معمولی حصہ اس خوبصورت دن یا اس حسین رات کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔

بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

تمام جہان' ساری کائنات یوں لگتا ہے ایک آئینہ بن گئی ہے جس میں ہمیں خدا کا حسن دکھائی دینے لگا ہے۔ پس حمد کی نفی اور حمد کا اثبات یہ دونوں چیزیں بیک وقت موجود رہتی ہیں۔ غیراللہ میں حمد ہوتی ہے کیونکہ اسی نے پیدا کی ہے لیکن اگر اس کی پیدا کردہ چیزوں تک حمد ٹھہر جائے تو وہ غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے ایسی غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ نہیں بلکہ اکثر اوقات شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اگر خالق کے حسن کی طرف نگاہ آگے چل پڑے اور انسانی محبتوں کا جلوس آگے قدم بڑھائے اور خدا کی طرف حرکت کرنے لگے تو پھر یہ عارفانہ زندگی ہے۔

پس سورہ فاتحہ پڑھتے وقت جب آپ ان راہوں پر چلیں تو میں جیسا کہ بیان کر چکا ہوں انبیاء کی راہوں کو تلاش کریں اور انبیاء کی دعائیں خود بھی سیکھیں اور ان پر غور کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ پھر اسی طرح (نہ تو جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کی آیت ہے۔ جن لوگوں کی راہ آپ نہیں دیکھنا چاہتے ان کی تاریخ قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہے۔ کن کن راہوں سے وہ گذرتے تھے۔ بظاہر کتنے عظیم الشان فتح یاب دکھائی دیتے تھے۔ جن کے بڑے بڑے قلعے تھے اور بڑی بڑی حکومتیں تھیں اور ان کے بڑے بڑے دبدبے تھے جن سے انسان دور دور تک لرزے کھاتا تھا اور انہوں نے بڑی جنتیں بنا رکھی تھیں لیکن وہ ساری رفتہ رفتہ مٹ گئیں۔ تہہ خاک ہو گئیں اور سوائے تاریخ کے ان کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ان کی قبروں سے پھر کچھ اور نادان قومیں اسی طرح اٹھیں اور پھر انہوں نے دنیا کی بڑی بڑی عظمتیں حاصل کیں مگر خدا سے تعلق نہیں جوڑا۔ پھر وہ بھی صفحہ ہستی سے مٹادی گئیں اور عجیب بات ہے کہ گو نیک لوگ بھی بظاہر صفحہ ہستی سے غائب ہوئے لیکن تاریخ میں نیکوں کا ذکر پیار اور محبت اور دعاؤں کے ساتھ جاری رہا اور آخر تک ان پر سلام بھیجے گئے لیکن یہ جو پہلی قسم کی قومیں تھیں جن کی بڑائی اور عظمت وقتی طور پر تھی اور خدا سے تعلق کے نتیجے میں نہیں بلکہ دنیا سے محبت کے نتیجے میں ان کے مٹنے کے ساتھ ان کی حمد بھی مٹ گئی اور ان کی برائیاں باقی رہ گئیں اور مورخین نے پھر ان پر لعنتیں ڈالنی شروع کیں کہ وہ ایسے ظالم' ایسے سفاک تھے۔ ان کی عظمتوں میں ہمیشہ کوئی بدی دکھائی دے گی۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۸)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

آپ کا خط ملا

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق لندن سے لکھتے ہیں:-

احمدی شعراء پر آپ کا مضمون بہت اعلیٰ تھا۔ آپ کی اس بات سے مجھے سو فیصد اتفاق ہے کہ احمدی شعراء کی پہچان ان کے کلام میں احمدیت کی جھلک سے ہی ہے۔ ورنہ شعراء تو بے شمار ہیں۔ جن کی شاعری کو دوام حاصل نہیں۔ خواہ وہ کتنے بڑے شاعر ہی کیوں نہ ہوں۔ گل و بلبل' فراق و وصال اور حسن و عشق کی شاعری کا مزہ صرف چند دن کا ہے۔ جب کہ احمدی شعراء کا وہ کلام جس میں احمدی خیالات کا عکس ہو۔ دوامی حیثیت والی شاعری ہے کیونکہ اس کی بنیاد حقیقت اور سچائی پر ہے۔ نہ کہ محض لفاظی اور مبالغہ آمیزی پر۔ آپ نے احمدی شعراء کو اس مضمون کے ذریعہ ایک واضح اور صحیح سمت دی ہے۔

احمدی شعراء میں آپ نے مردان کے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب کا ذکر نہیں کیا جو اردو' فارسی اور پشتو کے عظیم شاعر تھے۔ کچھ عرصہ ہوا پشتو اکیڈمی صوبہ سرحد نے ایک کتاب پشتو شعراء کے بارہ میں شائع کی تھی۔ اس کتاب میں حضرت قاضی صاحب کی شاعری کو نہ صرف خراج تحسین پیش کیا گیا تھا بلکہ آپ کے نمونہ کلام کو بھی درج کیا گیا ہے۔ اور جو نظم پشتو زبان کی منتخب کی گئی ہے۔ اس میں حضرت قاضی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا تذکرہ کیا ہے۔ خدا کرے حضرت قاضی صاحب کی اولاد کو یا صوبہ سرحد کی جماعت کو یہ توفیق نصیب ہو کہ وہ ان کے کلام کو جمع کر کے اسے یکجائی طور پر شائع کر سکے یہ ایک عظیم خدمت ہوگی۔ اور دعوت الی اللہ کا ایک خوبصورت ذریعہ بھی۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں اولیاء گذرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان ....

طاہر محمود چوہدری مربی سلسلہ گھانا

محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب

آپ ۴- اپریل ۱۹۳۹ء کو مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب طویل عرصہ جماعت احمدیہ مالو کے بھگت کے پریذیڈنٹ رہے وہ اپنی شرافت اور خدمت سلسلہ کے جذبات کی بدولت علاقہ بھر کی معروف شخصیت تھے اور فرشتہ فطرت انسان کے نام سے جانے جاتے تھے۔

آپ کے والد ماجد نے مکرم چوہدری محمد عیسیٰ کو خدمت دین کے لئے پیش کیا آپ نے اسے قبول کیا اور بنیادی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۵۵ء میں آپ نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دی۔ جامعہ احمدیہ میں زمانہ طالب علمی کے دوران آپ نے بھرپور زندگی گزاری اور تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ کھیل کے میدان میں بھی ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ خصوصاً کبڈی اور والی بال آپ کی پسندیدہ کھیلیں تھیں لیکن گروپ کی خاطر دیگر جامعہ احمدیہ کی جملہ معروف کھیلوں میں حصہ لیتے تھے۔ بڑی کامیابی کے ساتھ آپ نے جامعہ احمدیہ کا تعلیمی دور مکمل کیا۔ جہاں سے شاہد کی ڈگری کے حصول کے بعد ۱۹۶۵ء میں آپ نے عملی میدان میں قدم رکھا اور خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی توفیق پائی۔ زیادہ تر آپ کو عملی میدان کے دوران بیرون پاکستان ہی مختلف ممالک میں خدمت سلسلہ کی سعادت حاصل ہوئی اور کم و بیش پچیس سال مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیثیت سے بیرون پاکستان خدمت کی توفیق پائی۔

۱۹۶۶ تا ۱۹۶۹ء مشرقی افریقہ کے ملک کینیا میں تعینات رہے بعد ازاں ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۴ء اور پھر فیملی کے ساتھ ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۱ء خدمت کی توفیق پائی۔ کینیا میں قیام کے دوران آپ کو ممباسہ اور کسوموں کے علاقہ میں خدمت کا موقعہ ملا اور بڑی ہی کامیابی کے ساتھ بہت ہی پیاری یادیں چھوڑتے ہوئے آپ نے یہ وقت گزارا۔ جیسا کہ صاف ظاہر ہے کہ مربی کی زندگی میں اہم مقصد اشاعت دین ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے آپ نے ذمہ داری کو حتی المقدور نبھانے کی انتھک کوشش کی۔

دینی مہمات کے سلسلہ میں باوجود اس کے کہ فیملی بھی کینیا میں تھی آپ دور دراز کے علاقوں میں بائیسکل کے ذریعہ یا پیدل لمبے سفر اختیار کیا کرتے تھے اور عموماً دو صد 'اڑھائی صد میل ہیڈ کوارٹر سے دور نکل جایا کرتے تھے اور وہاں قیام کے دوران ہزاروں روحوں کو روحانی زندگی سے منور کیا۔ آپ کا دعوت الی اللہ کا انداز محض مسائل کی گہرائی تک وابستہ نہ ہوا کرتا تھا بلکہ آپ اپنے اخلاق اور پیار و محبت کے ساتھ غیراز جماعت احباب کا دل جیتا کرتے تھے۔ آپ کے ذاتی کردار اور حسن معاشرت کے باعث ہر ایک متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ تحریر خدمت ہے۔

آپ چونکہ والی بال کے دلدادہ تھے اور جہاں بھی رہتے وہاں کھیل کے میدان سے آپ کا گہرا تعلق ہوا کرتا تھا۔ جن دنوں آپ کسوموں میں مقیم تھے وہاں بھی آپ کے دوستوں میں والی بال کے کھلاڑی شامل تھے اور باقاعدگی کے ساتھ والی بال کھیلا کرتے تھے۔ ان کھلاڑیوں میں سب غیر احمدی مسلم دوست شامل تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے مولوی صاحب کو معلوم ہوا کہ احمدی مربی یہاں والی بال کھیلنے آتا ہے تو مولوی صاحب نے دیگر کھلاڑیوں کو آپ کے خلاف اکسانے کی کوشش کی لیکن وہ تمام دوست آپ کے اخلاق اور پیار و محبت کے اس قدر گرویدہ تھے کہ انہوں نے الٹا مولوی صاحب کے خلاف سوچنا شروع کر دیا کہ اس کو شیخ عیسیٰ صاحب کے بارے میں یہ بات کرنے کی ہمت کیسے ہوئی۔ لیکن آپ کو جب ان باتوں کا علم ہوا تو آپ نے ان دوستوں کو منع کر دیا کہ ان باتوں سے کچھ حاصل نہیں۔ مولوی صاحب تو اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق کر رہے ہیں لیکن ہم ان باتوں کے قائل نہیں ہیں بلکہ ہمارا نصب العین ہے کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

اسی طرح ایک دفعہ جب کہ آپ کسوموں میں ہی تھے اور چند غیر احمدی مسلم دوستوں کی درخواست پر ان کی گاڑی میں ان کے ساتھ جا رہے تھے کہ دوران سفر گاڑی کو حادثہ پیش آیا اور ایک سرکل کی صورت میں گاڑی گھومتی رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کسی قسم کے ضرر سے محفوظ و مامون رکھا لیکن حادثے کی کیفیت ایسی تھی کہ اس سے محفوظ رہنا ایک معجزہ سے کم نہ تھا اور آپ کے دوست اور ان کے عزیز برملا اس امر کا اظہار کیا کرتے تھے کہ ہم تو اس روز شیخ عیسیٰ صاحب کی معیت کے باعث محفوظ رہے۔ آپ کی زندگی میں اس قسم کے بیشمار واقعات ہیں لیکن ان کا احاطہ میرے بس سے باہر ہے۔

۱۹۸۲ء میں پاکستان میں قیام کے دوران آپ کی تقرری علاقہ مری میں بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھی۔ اور جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی وفات ہوئی ان دنوں آپ اسلام آباد میں ہی مقیم تھے۔

اکتوبر ۱۹۸۲ء میں آپ کی تقرری انگلستان ہو گئی اور ہڈرز فیلڈ میں آپ کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اگرچہ بہت ہی قلیل عرصہ وہاں کام کا ملا لیکن اس تھوڑے عرصہ میں جو نقوش آپ نے چھوڑے اس کی یادیں آج بھی تازہ ہیں اور آپ کی وفات کا سن کر جوق در جوق وہاں سے تشریف لائے اور پسماندگان کے ساتھ اظہار تعزیت کی توفیق پائی۔

۱۹۸۴ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع پاکستان سے ہجرت کے بعد لندن تشریف لائے تو آپ کی تقرری دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ہو گئی اور اس کے بعد ایک طویل عرصہ حضرت صاحب کے قرب میں رہ کر مختلف ذمہ داریوں پر فائز رہے۔ اور اس دوران اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ' پرائیویٹ سیکرٹری' شعبہ رشتہ ناطہ وغیرہ امور سے منسلک رہے۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت صاحب کے قرب میں رہ کر کام کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے لیکن دوسری طرف اس کام کی نزاکت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا لہٰذا آپ نے بیشتر ان امور کو مد نظر رکھا اور خوف کے خدائی حکم کے پیش نظر ہمیشہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے اور وقف کو قبول کرتے ہوئے مقبول خدمت کی توفیق دے اور زندگی میں کوئی داغ نہ لگے جو حسرت و ناامیدی کا موجب بنے۔

بیماری سے متعلقہ امور مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب گزشتہ چند سالوں سے شوگر کی مرض میں مبتلا تھے اور حتی المقدور احتیاطی تدابیر اختیار کیا کرتے تھے۔ لیکن بعد ازاں ستمبر ۱۹۹۲ء میں سر درد کی تکلیف کا آغاز ہوا جو بتدریج شدت اختیار کرتی گئی حتی کہ دفتر سے رخصت حاصل کرنی پڑی ڈاکٹروں کے مشورہ سے BRAIN SCAN کروائی گئی جس کے نتیجہ میں BRAIN TUMOR کی نشان دہی ہوئی دسمبر ۱۹۹۲ء میں آپریشن ہوا۔ ریڈیو تھراپی ہوئی اور بظاہر صحت بحال ہو گئی بعد ازاں نومبر ۱۹۹۳ء میں دوروں کا شدید حملہ ہوا چند روز خصوصی نگہداشت کے وارڈ میں رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے باعث رو بصحت ہو کر گھر واپس تشریف لائے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے ان دنوں عیادت کی غرض سے گھانا سے لندن آنے کی توفیق دی اور چالیس دن کے قیام کے دوران مجھے انہوں نے اپنی معیت میں خوب سیر و تفریح کروائی۔ ستمبر ۱۹۹۴ء کے شروع میں کمزوری انتہاء کو پہنچ گئی ۱۵ ستمبر کو ہسپتال میں داخل کر لئے گئے۔ ڈاکٹروں کی ٹیم نے مکمل غور و خوض کے بعد SCAN کے نئے رزلٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپریشن تجویز کیا۔ آپریشن سے قبل مورخہ ۲۳۔ تاریخ کو نماز ظہر ادا کی مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے مربیان سلسلہ اور بعض دوسرے مخلصین کی معیت میں خشوع و خضوع کے ساتھ طویل دعا کروائی اور اسی دوران آپریشن روم میں لے جائے گئے۔ تین گھنٹے کا طویل آپریشن تھا۔ اللہ کے فضل سے آپریشن کے بعد آپ ہوش میں آئے۔ لیکن رات کو دورہ پڑنے کے باعث صحت بہت خراب ہو گئی اور پھر سوائے اس کے کہ ایک دو دفعہ معمولی ہوش کی کیفیت میں آئے وفات تک بیہوشی کی کیفیت ہی طاری رہی۔

۳۰ ستمبر بروز جمعۃ المبارک پونے چار بجے آپ کی صحت بہت ہی خراب ہو گئی جان کندنی کا عالم ہو گیا۔ عین اسی وقت نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد عیادت کی غرض سے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج گھانا' مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب مکرم سلیم ظفر صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب تشریف لائے۔ اور جب یہ احباب بیڈ کے قریب آئے تو ان کے بقول آخری سانس چل رہی تھی دیکھتے ہی دیکھتے آکسیجن پائپ خاموش ہو گئی۔ اور نہایت سکون اور اطمینان کے عالم میں روح دار فانی سے دار جاودانی کو پرواز کر گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بڑے ہی غمناک لمحات تھے جذبات کو سنبھالنے کا عالم تھا۔ محترم عیسیٰ صاحب کی زندگی کی ساتھی بھی وہیں تھیں نرسیں اور دیگر عزیزان کو دلاسہ دینے میں مصروف تھے۔

آپ کی وفات کے متعلق خوابیں

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب کے چھوٹے بھائی محمد الیاس کو وفات سے چند ماہ قبل یہ خواب آئی کہ

"بھائی جان محمد عیسیٰ صاحب جہاز کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے ہیں اور ان کے والد بزرگوار مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب انہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں"

(مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب اکتوبر ۱۹۹۲ء میں وفات پا چکے ہیں)

ایک خواب محمد الیاس صاحب کو ماہ رمضان المبارک ۱۹۹۴ء میں آئی بعد ازاں انہوں نے یہ خواب امام صاحب بیت الفضل لندن کی معرفت حضرت صاحب کی خدمت میں لکھ کر بھجوائی۔ وہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ رمضان کا واقعہ ہے کہ میں نے روزہ رکھنے کے لئے سحری کا کھانا کھایا ابھی روزہ بند ہونے میں نصف

گھنٹہ باقی تھا کہ پھر آنکھ لگ گئی اور خواب میں دیکھا۔

"اپنی بیت الذکر میں گیا ہوں اور وہاں ٹی۔وی آن کیا ہے حضرت صاحب خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور محترم بھائی جان محمد عیسیٰ صاحب کا ذکر خیر کر رہے ہیں جس میں سے محض دو فقرے یاد رہ گئے ہیں کہ عیسیٰ صاحب بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے...... اور ..... ہر قسم کے شر سے پاک تھے۔"

حضرت صاحب کی طرف سے ان کو جواب ملا جو ان کے پاس محفوظ ہے کہ "اللہ تعالیٰ عیسیٰ صاحب پر رحم فرمائے آپ سب کے گھروں کو اپنی برکتوں سے بھر دے آمین"

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب نے بیماری کے دوران ہسپتال کے اندر سے جو خط حضرت صاحب کی خدمت میں تحریر فرمایا اس کا متن حسب ذیل ہے۔

گلفورڈ ہسپتال
سرے

پیارے آقا

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے اور دینی مہمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے احمدیت کی روشن ترقی ہم خود دیکھیں۔ پہلے دو بار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دعاؤں کے ذریعہ شفاء عطا کی اب بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر بیماری کے اثرات کو دور فرمائے اور کمزوری کو دور فرمائے۔ آپ اس بیماری کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس وقت جسم میں اللہ کے فضل سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی کمزوری ہی کمزوری ہے۔ میرے خیال میں ڈاکٹروں کو بھی سمجھ نہیں آ رہی اب ڈاکٹر کہتا ہے کہ جو تازہ CT. SCAN کیا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال کے ڈاکٹروں کے مشورہ سے بتاؤں گا کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔ خدا کرے کہ وہ بہتر نتیجے پر پہنچیں اگر خدا نے اور زندگی دینی ہے تو ایسی عطا کرے جو دین کی خدمت والی ہو ورنہ تو بے مقصد ہے۔

میری اہلیہ اور بچے آپ کی دعاؤں اور مختلف اوقات میں عنایات کے بے حد مشکور ہیں۔ اہل و عیال اور خاندان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ سب کو جماعت کے خدمت گزار بنائے اور ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہوں۔

والسلام
خاکسار
دعاؤں کا محتاج
محمد عیسیٰ
دفتر P.S لندن

آپ کی طرف سے حصول دعا کی خاطر لکھے جانے والے خطوط میں سے یہ ان کی زندگی کا آخری خط ہے جو انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر خدا نے زندگی عطا کرنی ہے تو ایسی زندگی عطا کرے جو دین کی خدمت والی ہو ورنہ زندگی بے مقصد ہے۔

اخلاق و عادات آپ کی زندگی میں مجھ جیسے کمزور انسانوں کے لئے بہت سے اسباق تھے۔ آپ مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ اور خشکی نام کی کوئی چیز آپ کی زندگی میں شامل نہ تھی بلکہ غمزدہ اور مجبور و بے بس لوگوں کو بھی جب ان کی محفل میسر آتی تو سب غم بھول جاتے آپ دلچسپ لطائف اور اچھی گفتگو کے ذریعہ روتوں کو بھی ہنسانے کا موجب بن جاتے تھے۔

گھریلو سطح پر بلا تامل میں یہ لکھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ مجھے ان کی گھریلو زندگی پر ہمیشہ رشک آتا تھا۔ جملہ افراد خانہ جس محبت اور خلوص و وفا سے رہتے تھے وہ اپنی مثال آپ تھی۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر خاوند کے عملی اخلاق و کردار کو جاننا ہو تو اس کے زندگی کے ساتھی سے معلوم کرنا چاہئے اور اگر بیوی کے اخلاق اور حسن معاشرت سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو اس کے خاوند سے معلوم کرنا چاہئے۔ بعض لوگ اس کمزوری کا شکار ہوتے ہیں کہ گھر سے باہر دوست احباب کے ساتھ خوب گپ شپ ہوتی ہیں لیکن گھر کے اندر ان کا رویہ بالکل مختلف ہوتا ہے لیکن عیسیٰ صاحب کے بارے میں یقیناً میں یہ لکھنے کا مجاز ہوں کہ ان کی زندگی میں دوغلا پن اور منافقت نہ تھی۔ گھر کے اندر بیوی اور بچوں کے ساتھ بلا امتیاز، قرآنی تعلیم اور احادیث کی روشنی میں سلوک تھا جہاں تک آپ کے دوست احباب کا تعلق ہے تو جن کو ان کے ساتھ کسی بھی حیثیت میں کوئی واسطہ رہا وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک محسن، رفیق شفیق اور مخلص دوست سے محروم ہو گئے۔

محترم عیسیٰ صاحب کی تعزیت کے لئے آنے والے دوستوں میں سے ایک فرمانے لگے کہ پرائیویٹ سیکرٹری آفس میں اگر کوئی کام ہوتا تو میں جھانک کر دیکھ لیا کرتا تھا کہ عیسیٰ صاحب اندر ہیں اگر وہ تشریف فرما ہوتے تو میں بے دھڑک اندر داخل ہو جاتا اور اگر نہ ہوتے تو کسی دوسرے وقت آنے کو ترجیح دیتا۔

آپ کے ایک دوست تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے محسن دوست سے ہی نہیں بلکہ اپنے محسن باپ اور بھائی سے محروم ہوا ہوں کیونکہ گھریلو معاملات یا زندگی میں پیش آنے والے دیگر معاملات میں بے جھجک ان کا مخلصانہ اور دیانتدارانہ مشورہ میسر آتا تھا۔

ان کی وفات کے بعد لاتعداد ٹیلیفون، خطوط، اور فیکس آپ کے اہل خانہ کے نام آتے تا ان کے غم میں شرکت کی جا سکے اور ابھی بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ ہر شخص نے اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے اور کسی کو بقا حاصل نہیں ہے۔ لیکن یادیں ہیں جو جانے والا پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور اگر وہ حسین یادیں ہوں تو مرنے والا مرنے کے بعد بھی چاہنے والوں کے درمیان ہمیشہ موجود ہوتا ہے اور اس کا پیار و محبت ان کو یاد رہتا ہے یہی حال ہم سب عزیزوں کا ہے۔

لیکن قرآنی حکم کی مناسبت سے ان کلمات کے سوا کچھ کہہ بھی نہیں سکتے کہ ہمیں ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ ایک چیز ہمارے اختیار اور بس میں ہے کہ ہم آپ کے درجات کی بلندی اور بخشش کے حصول کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ ہمارے پیارے امام نے محترم عیسیٰ صاحب کی وفات کے سلسلہ میں جو کلمات ارشاد فرمائے وہ حسب ذیل ہیں۔

مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء بمقام کیلگری خطبہ جمعہ کے بعد خطبہ ثانیہ کے اختتام پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ

"حال ہی میں ہمیں چوہدری محمد عیسیٰ صاحب (مربی) سلسلہ کے وصال کا صدمہ پہنچا ہے ایک لمبا عرصہ تک ہم اکٹھے پڑھتے رہے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک انہوں نے انگلستان میں میرے ساتھ خدمت کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ بہت ہی بے لوث فدائی اور مخلص کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔"

حضرت صاحب نے جس انداز سے آپ کا ذکر خیر کیا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ عیسیٰ صاحب کو کروٹ کروٹ اپنی محبت و شفقت کے سائے تلے رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کا خود حامی و ناصر اور کفیل ہو اور وہ ہر قسم کی مزید آزمائش سے محفوظ و مامون رہیں۔ آمین۔

LE MATIN

Quotidien Béninois Indépendant · N° 105 du Samedi 24 Septembre 1994 · N°RCPC 70 MISAT/DC/DAI/SCC

CULTURE ET SOCIETE

Religion

QUE S'EST-IL PASSÉ EN 1894 ET EN 1895?

Il n'y a rien d'extraordinaire dans l'apparition des éclipses. L'éclipse lunaire ou solaire se présente comme un phénomène naturel se répétant de façon cyclique, suivant le mouvement des planètes au fil des siècles. Mais quand les éclipses se produisent sur décret divin, d'une manière annoncée et précise, de façon à constituer un signe annonciateur de l'avènement d'un Réformateur de Dieu, elles prennent alors une importance et une signification tout à fait exceptionnelles.

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (1835-1908), né dans le petit village de Qadian, Inde, déclare en 1882, suite à une révélation divine qu'il est le Réformateur du XIVème siècle de l'ère islamique. Dans la même année Dieu, le Tout Puissant lui révèle que des signes célestes apparaîtront bientôt en sa faveur. Il en

19h00 à 21h30 de la nuit du 13 Ramadan 1311 de l'Hégire (21 mars 1894 A.D.) et l'éclipse solaire fut visible au milieu du jour (de 9h00 à 11h00) le 28 Ramadan 1311 de l'Hégire (6 avril 1894 A.D.). C'est à dire EXACTEMENT aux dates prédites par Darqutni. Ces dates peuvent être vérifiées dans le

solaires: (a) partielle, (b) totale, (c) annulaire et (d) annulairement totale. Comme l'implique son nom, l'éclipse annulaire totale se situe entre l'éclipse annulaire et celle dite totale. Dans le cas de l'annulaire totale, le sommet du cône d'ombre de la lune arrive tout juste à toucher la terre. C'est la plus rare de

plus tôt.

LES CHUTES DES ETOILES

Il est important de souligner que la prophétie biblique selon laquelle à la venue du Fils de l'homme "les étoiles tomberont du ciel" fut accomplie de manière spectaculaire en 1885

seulement à faire ressortir que depuis que l'homme existe sur cette terre, des éclipses lunaires et solaires ne se sont produites en guise de Signes qu'à mon époque et qu'en ma faveur. Avant moi, les circonstances n'ont jamais été telles que quelqu'un ne soit proclamé Réformateur Promis et que sa

LE FONDATEUR DU MOUVEMENT AHMADIYYA EN

HAZRAT MIRZA GHULAM AHMAD
(Paix soit sur lui)

مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی مربی سلسلہ نے بینن Benin سے ہمیں اس اخبار کا تراشہ بھجوایا ہے۔ یہ اخبار فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے اس نے اپنی ۲۴۔ ستمبر ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں ص ۲۴ پر پورے صفحے پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون شائع کیا ہے۔ اور احمدیت کا تعارف کروایا ہے۔ اس اخبار کا نام LE MATIN اور اس کے ایڈیٹر الجزائر کے باشندے ہیں۔ (ادارہ)

خوش نصیب بچے

○ گذشتہ سال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جن بچوں نے کم از کم یکصد روپیہ پیش کیا تھا۔ ان کے اسماء بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بھجوائے گئے تھے۔ جواباً حضرت صاحب نے انہیں بڑی قیمتی دعاؤں سے نوازا۔ سال نو کے وعدہ جات بھی حاصل کرتے ہوئے بچوں کو ایسا امتیازی مقام حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ امسال بھی ایسے خوش نصیب بچوں کی فہرست بغرض دعا بھجوائی جائے گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کشمیر میں الیکشن کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کا اعتراف

جب سے بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمہا راؤ نے کشمیر کے معاملات براہ راست اپنے ہاتھ میں لئے ہیں پہلی بار انہوں نے قطعی طور پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ جب تک کشمیر میں امن و امان قائم نہیں ہو جاتا الیکشن نہیں کرائے جاسکتے۔ بھارتی وزیر اعظم کا یہ بیان بھارتی حکومت کی کسی بھی ذمہ دار شخصیت کی طرف سے یہ پہلا اعلان ہے جس میں کشمیر میں انتخابات کی نفی کی گئی ہے۔

گذشتہ چند ماہ سے بھارتی حکومت نے دنیا کو یہ تاثر دینا شروع کیا تھا کہ کشمیر میں امن و امان کا مسئلہ ایسا مشکل نہیں ہے اور یہ کہ عام انتخابات منعقد ہو سکتے ہیں۔ ان انتخابات کا انعقاد اگر ممکن ہو جاتا تو پاکستان کے موقف کو سخت دھچکا پہنچنے کا امکان تھا۔ اور عام دنیا پر یہ تاثر قائم ہو جاتا کہ کشمیر میں ہونے والی شورش معمولی اور عارضی نوعیت کی ہے اور ملکوں میں ایسی باتیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان اور کشمیر کے حامی ذرائع ابلاغ بھارت کے انتخابات کی مہم کا مقابلہ کر رہے تھے اور دنیا کو کشمیر کی حقیقی صورت حال سے آگاہ کر رہے تھے ابھی گزشتہ روز پاکستان کے دفتر خارجہ کی طرف سے اس بات کی وضاحت کی گئی تھی کہ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن محض ایک ڈھونگ ہے جس کا مقصد عالمی رائے عامہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔

بھارت کا یہ بھی مقصد تھا کہ انتخابات میں جو بھی حکومت برسراقتدار آئے' اور ظاہر ہے کہ دھونس اور دھاندلی کے نتیجے میں کس قسم کی حکومت برسراقتدار آئے گی' وہ کشمیر کے مجاہدین سے نبٹنے کا کام خود سنبھال لے۔ اس طرح سے کشمیریوں کو کشمیریوں سے لڑانے کا کام شروع کر کے اپنے لئے اطمینان کا راستہ نکالنا چاہتا تھا۔

ان انتخابات کا انعقاد ایک بہت ہی مشکل کام تھا۔ گزشتہ عام انتخابات نے بتا دیا تھا کہ کشمیریوں نے زبردست انداز میں انتخابات کا بائیکاٹ کیا اور اس کے نتیجے میں صرف ۵ سے ۱۰ فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ درحقیقت کشمیر کی حالیہ جنگ آزادی کا سب سے پہلا خاموش مگر زبردست مظاہرہ۔ یہی انتخابات تھے۔ جس نے سالہا سال سے برسراقتدار شیخ عبداللہ اور پھر ان کے بیٹے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی حکومت کا کھوکھلا پن ظاہر کر دیا تھا۔

بھارتی وزیر اعظم کا یہ حالیہ اعلان ایک لحاظ سے کشمیری عوام کی فتح ہے۔ اور پاکستان کے موقف کا عالمی دنیا میں صحیح ثابت ہو جانا ہے۔ کیونکہ بھارتی حکومت کی طرف سے کئی ماہ بعد انتخابات سے انکار دراصل یہ ظاہر کر رہا ہے کہ بھارتی حکومت نے انتخابات کرانے کی بھرپور کوشش کی مگر انتخابات کے موقع پر جو واقعات متوقع تھے ان سے کشمیر کی جنگ آزادی کم ہونے کی بجائے بڑھنے کا امکان تھا۔ اور بھارت کی طرف سے یہ اعلان اعتراف شکست کہا جاسکتا ہے۔

☆○☆

بوسنیا- امریکہ کی نئی تجویز

امریکہ نے بوسنیا کی بگڑتی ہوئی صورت حال اور سربوں کی قوت میں اضافے کے بعد اپنے سابقہ موقف میں جزوی تبدیلی کی ہے اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ بوسنیا کے تمام متحارب فریقوں کو مذاکرات میں شریک کیا جائے اور پانچ ملکی امن سمجھوتے کی بنیاد پر تصفیے کے لئے مذاکرات کئے جائیں۔

امریکہ نے بوسنیا کے بارے میں جو موقف اختیار کیا تھا بظاہر اس میں خاصی سختی بھی امریکہ نے دکھائی تھی مگر عالمی رائے عامہ اور خصوصاً بوسنیا کے ہمدرد اور مسلمان ممالک کو اس وقت سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا جب بیہاج کا محاصرہ کرنے کے بعد سربوں نے بیہاج کے مسلمانوں پر زندگی تنگ کر دی اور اس امر کا خدشہ پیدا ہو گیا کہ بیہاج کی مسلمان آبادی کا قتل عام چند دنوں یا شاید چند گھنٹوں کی بات ہو گی۔ اس نازک وقت میں امریکہ نے اعلان شکست کر دیا اور کہا کہ سربوں کو بوسنیا میں فوقیت حاصل ہو چکی ہے اور اس علاقے میں اب کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ امریکہ کی طرف سے یہ اعلان افسوسناک بھی تھا اور مایوس کن بھی۔ گویا یہ امریکہ کی طرف سے ناکامی کا کھلا اعلان تھا۔

معلوم یہ ہوتا ہے بوسنیا کے مسئلے پر امریکہ بالآخر اپنے مغربی حلیفوں اور روس کے دباؤ میں آگیا ہے۔ سربوں کی طرف سے جس ڈھٹائی اور کھلم کھلا ظالم اور جارح طاقت کا کردار ادا کیا جا رہا ہے اور جس طرح عالمی رائے عامہ کے منہ پر طمانچے رسید کئے جا رہے ہیں یہ بات حیران کن معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ درحقیقت امریکہ اس مسئلے پر مسلمانوں کے ساتھ حقیقی طور پر مخلص نہیں ہے ورنہ اگر کسی مسئلے پر اپنی منوانے پر آجائے تو وہ مختلف ممالک کے ساتھ جو سلوک کرتا رہا ہے اس کی مثال عراق' ہیٹی اور اب حال ہی میں شمالی کوریا کو گھٹنوں کے بل جھکانا ہے۔ کیا امریکہ بوسنیا کے سربوں کی چھوٹی سی محدود سی اور معمولی سی قوت کو نہیں جھکا سکتا۔

کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ مقابل پر مسلمان ہیں؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ بوسنیا کے سرب یورپین ہیں۔ مگر بوسنیا کے مسلمان بھی تو یورپین ہیں۔ اس لئے یہ وجہ تو نہیں ہو سکتی۔ ان کا مسلمان ہونا ہی سب سے بڑا جرم ہو سکتا ہے یہ موقعہ مسلمان ملکوں کے اتحاد کا ہے۔

☆○☆

سربوں کی ہٹ دھرمی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی' سربوں کے سربراہ کی دعوت پر سراجیوو پہنچے۔ ائرپورٹ پر تین گھنٹے انتظار کرتے رہے۔ لیکن سربوں کے سربراہ وہاں نہ پہنچے کئی گھنٹوں کے انتظار کے بعد مسٹر بطروس غالی نے افسوس کا اظہار کیا اور اپنی راہ لی۔

مصر کے رہنے والے عیسائی بطروس غالی کا جھکاؤ بوسنیا کے تنازعے میں اول روز ہی سے سربوں کی حمایت میں رہا ہے۔ اور اب سربوں نے ان کی جس طرح بے عزتی کی ہے اور جس طرح اس عالمی ادارے کا مذاق اڑایا ہے اس کے بعد مسٹر غالی کو اپنی حیثیت اور سربوں کی ہٹ دھرمی کا اندازہ ہو جانا چاہئے۔

سربوں نے روز اول ہی سے عالمی رائے عامہ کو دھتکارنے کا جو سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اس کے مظاہر کئی بار سامنے آچکے ہیں۔ فرانس برطانیہ امریکہ یا اقوام متحدہ سب کے سب اس کی ڈھٹائی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ لیکن نہ سربوں کے کان پر جوں رینگتی ہے اور نہ ہی یورپی یا امریکی یا اقوام متحدہ والے اسے اپنی عزت کا سوال بناتے ہیں۔ اس ساری صورت حال کی تہہ میں اتر کر غور کیا جائے تو سربوں کے مظالم پر مغربی طاقتوں کا ردعمل محض نورا کشتی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہ ممالک بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ کوئی ٹھوس ہمدردی کرنے کو تیار نہیں۔ ان کی ساری باتیں محض زبانی ہیں اور جب بھی فیصلہ کن کارروائی کا وقت آتا ہے تو وقت یہ ممالک اپنے اوپر ذلت بھی وارد کر لیتے ہیں اور پیچھے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ گویا کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اور اگر ایسی صورت حال کسی مسلمان ملک کے ہاتھوں ہو جائے تو اس کا حشر عراق اور لیبیا جیسا کیا جاتا ہے۔ یہ ہے مغربی ملکوں کی سیاسی اور سفارتی پالیسی کا نقشہ!!

☆○○○☆

چندہ تحریک جدید کے دفاتر کا تعین ضروری ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات بابت سال نو تحریک جدید میں اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر مجاہد کے دفتر کا تعین بھی کیا جائے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ فہرست ہائے وعدہ جات میں ہر مجاہد کے نام کے آگے دفتر کا نمبر بھی درج فرمائیں۔ حسب ذیل مثال بغرض وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

نام مجاہد مکرم محمد احمد صاحب وعدہ =/١٠٠ دفتر I

اسی طرح دفتر دوم کیلئے II سوم III اور چہارم کیلئے IV کا نشان لگائیں۔ مکرر درخواست ہے کہ دفتر کا نمبر ضرور ظاہر فرمایا جائے۔ جس کی بنیاد شمولیت کے سال پر ہوگی۔

١٩٣٤ء سے شامل ہونے والے دفتر اول کے
١٩٤٤ء سے شامل ہونے والے دفتر دوم کے
١٩٦٥ء سے شامل ہونے والے دفتر سوم کے
١٩٨٥ء سے شامل ہونے والے دفتر چہارم کے مجاہد کہلائیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھجوادیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔ (سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم حافظ عبدالکریم صاحب ابن مکرم عبدالعزیز شاد صاحب (وفات یافتہ) (جو کہ مکرم عبدالمومن صاحب طاہر مربی سلسلہ ایڈیٹر رسالہ "التقویٰ" لندن کے چھوٹے بھائی ہیں) کی شادی ہمراہ عطیۃ الکریم باری صاحبہ بنت مکرم راجہ خورشید احمد منیر صاحب مورخہ یکم اکتوبر ۹۴ء منعقد ہوئی۔ عزیزہ عطیۃ الکریم صاحبہ حضرت منشی عبدالرحیم شرما صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسی اور محترم عبدالکریم شرما صاحب مربی سلسلہ کی بھانجی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب دارالحمد مسلم ٹاؤن لاہور چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ بہت ہی سلسلہ کی خدمت کرنے والے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سلیم اقبال صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی نواسی شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے بچی کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم راجہ خدابخش خان صاحب آف گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے دائیں ٹانگ اور بازوؤں نیز زبان پر بھی اس کا اثر ہے۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری علی محمد صاحب (وفات یافتہ) چک 214/9-R تحصیل فورٹ عباس میں بوجہ فالج آج کل شدید بیمار ہیں اور احباب جماعت کی دعاؤں کی خاص محتاج ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد صاحب ابن چوہدری مبشر احمد راجپوت ساکن مکان نمبر A-110 بلاک نمبر 15 دستگیر فیڈرل بی ایریا۔ کراچی مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۹۴ء کو بعمر ۱۸ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ چوہدری انور علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ وحدت کالونی لاہور کے نواسے اور چوہدری اختر علی صاحب آف راوتیانی ضلع سانگھڑ (سندھ) کے پوتے تھے۔ عزیز احمدیت کا فدائی تھا۔ احباب سے اس کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری اختر علی صاحب آف راوتیانی ضلع سانگھڑ (سندھ) اپنے نوجوان پوتے ناصر احمد صاحب پوتے کی وفات کے دس روز بعد بمقام باندھی ضلع نواب شاہ (سندھ) میں بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

قائدین کرام

○ ۳۔ دسمبر ۱۹۹۴ء تا ۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء ہفتہ اشاعت منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کے دوران کم از کم ہر مجلس ایک نیا خریدار خالد اور ایک نیا خریدار تشحیذ بنائے اور شعبہ اشاعت کے جملہ امور پر کام کرے۔ اس ہفتہ کی رپورٹ ۳۱۔ دسمبر تک مرکز کو ارسال کر دیں۔

مہتمم اشاعت

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مد امداد طلباء

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلباء سے مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائیں۔

نگران امداد طلباء

اعلان

روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) مختلف اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ نئے خریداران بنانے میں تعاون کر کے مشکور فرمائیں۔

(مینیجر)

ایم ٹی اے کے پروگرام

منگل ۶۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	تلاوت
6-30 رات	ملاقات۔ ہومیوپیتھی کلاس
7:30 رات	منتخب احادیث
7-35 رات	دینی اخلاق۔ گفتگو از مکرم لئیق احمد طاہر صاحب
7-55 رات	جرمن پروگرام
8-25 رات	بوسنین پروگرام
8-50 رات	کل کے پروگرام

بدھ ۷۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	تلاوت
6-30 رات	ملاقات۔ ترجمہ قرآن کلاس
7-30 رات	بوسنین پروگرام
8-50 رات	کل کے پروگرام

قرارداد تعزیت بروفات مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب

مجلس عاملہ انصاراللہ برطانیہ کے اجلاس منعقدہ مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء میں مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ممبران نے حسب ذیل قرارداد منظور کی۔

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب نے ۱۹۶۵ء میں جامعۃ المبشرین ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد پاکستان کے مختلف مقامات پر خدمت پر تعینات ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں ان کی تقرری کینیا مشرقی افریقہ میں ہو گئی۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی مساعی میں برکت دی اور پھل عطا کئے۔ افریقہ میں ان کے ذریعہ دعوت دین قبول کرنے والے دوستوں میں۔ اخلاص اور ایمان کا بھرپور جذبہ موجزن ہے۔ اور بفضل تعالیٰ جماعت میں فعال زندگی گذار رہے ہیں۔ ۱۹۸۳ء میں بطور مربی سلسلہ انگلستان تشریف لائے اسی دوران ۱۹۸۴ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگلستان تشریف لے آئے اس لئے ان کی خدمات دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں منتقل کر دی گئیں۔ جہاں وفات سے چند روز قبل تک اپنے مفوضہ فرائض احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ ایک موقع پر حضرت صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض ادا کرنے کا موقع بھی ملا۔ مقامی لحاظ سے ۸-۷ سال تک اسلام آباد ٹلفورڈ کے صدر جماعت بھی رہے۔

مجلس عاملہ انصاراللہ برطانیہ کے تمام ممبران، آپ کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

ہم ہیں۔

اراکین مجلس عاملہ

انصاراللہ برطانیہ۔

ہمیشہ
خورشید یونانی دواخانہ
کی سربند دوائیں استعمال کریں
معجون و خمیرہ جات ہر قسم خالص شہد میں تیار کئے جاتے ہیں۔
عرقیات و مشروبات نہایت محنت سے مکمل اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔
تھوک و پرچون دستیاب ہیں

خبریں

ربوہ : 5 دسمبر-1994ء
صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان نے ہالینڈ کو شکست دیکر چوتھی بار ہاکی کا ورلڈ چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ اس خبر سے پورے ملک میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بارہ سال کے بعد پاکستان کو یہ اعزاز دوبارہ ملا ہے۔ مقررہ وقت میں دونوں ٹیمیں ایک ایک گول سے برابر تھیں بعد ازاں پینلٹی سٹروکس پر فیصلہ ہوا۔ پاکستان کے گول کیپر منصور احمد نے فیصلہ کن گول روک لیا۔ اس طرح سے پاکستان عالمی چیمپئن بننے میں کامیاب ہو گیا۔

○ پاکستان اس وقت چار کھیلوں میں عالمی چیمپئن ہے۔ ان میں کرکٹ، سکواش، سنوکر اور ہاکی شامل ہے۔

○ صدر مملکت اور وزیر اعظم نے ہاکی ٹیم کی کامیابی پر ٹیم کو مبارکباد دی ہے۔

○ ممتاز صحافی ہفت روزہ تکبیر کے ایڈیٹر اور روزنامہ جسارت کے سابق ایڈیٹر مسٹر صلاح الدین کو نامعلوم افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ان کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا۔ ملک کی اہم شخصیات نے ان کے قتل پر افسوس اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔

○ ۲۵- دسمبر سے ۳۱- جنوری تک شہروں میں چار گھنٹے اور دیہاتوں میں چھ گھنٹے روزانہ لوڈ شیڈنگ کی جائے گی۔ کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے شیڈول کی منظوری دے دی ہے۔ وزارت بجلی کے ایک سینیئر افسر نے بتایا ہے کہ اب لوگوں کو زیادہ عرصہ تک لوڈ شیڈنگ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر نواز شریف پر ۲۱- دسمبر کو فرد جرم عائد ہو گی نواز شریف اس موقع پر ہائی کورٹ میں موجود ہوں گے۔ پلاٹ کیس میں دائر فوجداری ریفرنس کی سماعت میں ترقیاتی اداروں کا ریکارڈ طلب کرنے کی درخواست عدالت نے مسترد کر دی۔

○ چوہدری شجاعت حسین کی ضمانت کی منسوخی کے لئے حکومت کی درخواست کی سماعت کے لئے بنچ تشکیل دے دیا گیا ہے۔ نئے بنچ میں مسٹر جسٹس چوہدری مشتاق احمد خان اور جسٹس عارف اقبال بھٹی شامل ہیں۔ پہلے بنچ میں مسٹر جسٹس عبدالحفیظ چیمہ تھے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کے استعفے کی نوبت نہیں آئے گی۔ مجرم ثابت ہونے پر وہ نااہل ہو جائیں گے۔ میرے خلاف تحریک عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جعلی کیسٹیں نئے لندن پلان کا حصہ ہیں۔ ان کیسٹوں سے حکومت کا وقار مجروح نہیں ہو گا حکومت کے پاس جعلی نیتوں کے بارے میں پہلے ہی معلومات تھیں۔ یہ نواز لیگ تھی جس نے ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں مہران بینک کی رقم پیپلز پارٹی کے خلاف استعمال کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سرحد میں ایک ووٹ کا فرق تھا مگر یہ وہاں حکومت قائم نہیں رکھ سکے۔ مرکز میں چالیس ووٹوں کا فرق کیسے دور کریں گے۔ اپوزیشن کے پاس پیسہ ہے وہ شوق سے خرچ کرے۔ پیپلز پارٹی میں ۱۹۷۷ء سے اب تک کوئی گروپ نہیں بن سکا۔

○ پنجاب میں سینئر وزیر مخدوم الطاف کی سربراہی میں پولیس کمیشن قائم کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے مجموعی نظام کی بہتری اور ترقی کے لئے یہ کمیشن سفارشات پیش کرے گا۔

○ پاکستان میں فرانس کے سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری پیچیدہ مسئلہ ہے۔ سرمایہ کاری کے لئے سابقہ اور موجودہ دونوں ادوار اچھے ہیں لیکن زیادہ سرمایہ کاری کے لئے سیاسی استحکام بھی ضروری ہے۔ فرانس پاکستان میں کاریں تیار کرنے کا پلانٹ لگائے گا۔ جس کے پرزہ جات بھی برآمد کئے جائیں گے۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان مسٹر عمران خان نے کہا ہے کہ میرا دوسرا ٹارگٹ نظام تعلیم ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بننے کے بعد بتوں کی پوجا شروع ہو گئی ہے۔ پہلے نمبر پر پیسے کا بت ہے۔ دوسرے نمبر پر سپر پاور کا بت اور تیسرے نمبر پر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے بت کی پوجا کی جاتی ہے۔ میں نے امریکی بتوں کی پوجا نہیں کی۔

○ مرتضٰی بھٹو نے عدالت میں فرد جرم ماننے سے انکار کر دیا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے الذوالفقار نامی دہشت گرد تنظیم بنائی، کابل میں ان کو دہشت گردی کی تربیت دی گئی، پاکستان میں بم دھماکے کرائے اور حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ تین گواہ منحرف ہو گئے۔

○ محکمہ اوقاف نے اپنے علماء پر فرقہ وارانہ تقریبات میں شرکت پر پابندی لگا دی ہے۔ کسی بھی مسلک کے خلاف تقاریر بھی نہیں جائیں گی۔

○ مرتضٰی بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کا خاتمہ آٹھ ہفتوں کی بات ہے انہوں نے کہا کہ اگر ایم کیو ایم سندھ کی تقسیم کا نعرہ ترک کر دے تو میں ان کے دونوں گروپوں کے درمیان صلح کروا سکتا ہوں۔

○ سوئی گیس کے کارکنوں کے ساتھ مذاکرات کا دوسرا دور بھی ناکام ہو جانے سے ملک بھر میں گیس کی فراہمی چار گھنٹے معطل رہی۔ دیگر گیس فیلڈز کے مزدوروں نے بھی ملازمین کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ فرنٹیئر کور کے ساتھ جھگڑے میں کئی مزدور زخمی ہو گئے۔ لیبر یونین کے لیڈر نے فرنٹیئر کور کو فوری طور پر واپس بھیجے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ حکومت کی تبدیلی کے لئے ظفراللہ جمال کی ناکامی اور مصطفٰی جتوئی کے انکار کے بعد اب مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کو وزارت عظمٰی کی پیشکش کی ہے۔ نواز شریف کی پارٹی قیادت قبول کرنے کی صورت میں مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو بھی وزارت عظمٰی کی پیشکش کی گئی ہے۔ اپوزیشن نے صاف اعلان کیا ہے کہ جو شخص ۲۳- اراکین ساتھ لے آئے اسے وزیر اعظم بنا دیا جائے گا۔ اس صورت میں الیکشن ۱۹۹۶ء میں ہوں گے۔

○ بھارتی سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ مجھے دورۂ پاکستان سے سخت مایوسی ہوئی ہے ہم نے مذاکرات کی پیشکش کی مگر اسے قبول نہیں کیا گیا۔ اس کے جواب میں بھارتی ٹی وی پر ایک پروگرام میں شریک پاکستان ہائی کمشنر مسٹر ریاض کھوکھر نے کہا کہ ہم بھارت کے خلوص اور اس کی پیشکش کا اعتبار نہیں کر سکتے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں پر حملے کے نتیجے میں سات بھارتی فوجی ہلاک اور ۱۱- زخمی ہو گئے جبکہ دو مجاہدین شہید ہوئے۔

○ جمعیت علمائے اسلام نے پارلیمنٹ میں مذہبی جماعتوں کا الگ گروپ بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ ہاکی کے فائنل میچ کے دوران کوٹری میں دو افراد دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سوپور کے علاقے میں بھارتی فوج نے بدترین ظلم کا مظاہرہ کیا۔ خواتین پر تشدد کیا گیا اور اجتماعی آبروریزی کی گئی مجاہدین کو گرفتار کرنے میں ناکامی پر بھارتی فوج کے تین دستے علاقے میں قیامت برپا کرتے رہے۔ عورتوں کو بجلی کے جھٹکے دیئے گئے۔ زبردست تشدد اور انسانیت سوز سلوک کیا گیا۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام: ۲۰ روپے، ۶۰ گرام: ۶۰ روپے، ۱۰۰ گرام: ۱۰۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون 04524-212434 — فیکس 534

الیکٹرو ہومیوپیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ ڈاکٹرز، حکماء، نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس بعد میں 6 ماہ کا M.D.E.H کورس۔ J.S.O
جرمن ادویات دستیاب ہیں
خصوصیات: کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنیکی سہولت
ریگولر کلاسز: افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ -/15 منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
پرنسپل: رانا محمد ارشد خاں
نصرت الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
D/158 پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888

شاد شاپنگ سنٹر والوں کی
اقصٰی روڈ ربوہ
خصوصی پیشکش
ربوہ میں پہلی بار
وکی رضائیوں کی مکمل ورائٹی پر
10% رعائیت
وکی اسٹاکسٹ باٹو بازار ربوہ
فون 212254
مقصود احمد قمر